روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴/۳۹ | ہفتہ ۱۸ ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ، ۱۸ نبوت ۱۳۶۸ ہش، ۱۸ نومبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۶۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ گناہ سے کلّی طور پر بیزار ہو کر خدا کی طرف رجوع کرے اور سچّے طور سے یہ عہد ہو کہ موت تک پھر گناہ نہ کروں گا۔ ایسی توبہ پر خدا کا وعدہ ہے کہ مَیں بخش دوں گا۔ اگرچہ یہ توبہ دوسرے دن ہی ٹوٹ جاوے مگر بات یہ ہے کہ کہنے والے کا اس وقت عزم مصمم ہو اور اس کے دل میں ٹوٹی ہوئی نہ ہو۔

ایک توبہ انسان کی طرف سے ہوتی ہے اور ایک خدا کی طرف سے۔ خدا کی توبہ کے معنے رجوع کے ہیں کیونکہ اس کا نام توّاب ہے۔ انسان توبہ کرتا ہے تو گناہ سے نیکی کی طرف آتا ہے اور جب خدا توبہ کرتا ہے تو وہ رحمت سے اُس کی طرف آتا ہے اور اس انسان کو لغزش سے سنبھال لیتا ہے۔ جب اس قسم کی خدا کی توبہ ہو تو پھر لغزش نہیں ہوتی۔ حدیث میں ہے کہ انسان توبہ کرتا ہے پھر اس سے ٹوٹ جاتی ہے اور قضاء و قدر غالب آتی ہے پھر وہ روتا ہے گڑگڑاتا ہے پھر توبہ کرتا ہے مگر پھر ٹوٹ جاتی ہے اور وہ بار بار تضرع کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے پھر آخر کار جب انتہاء تک اس کی تضرع اور ابتہال پہنچ جاتے ہیں تو پھر خدا توبہ کرتا ہے یعنی اسکی طرف رجوع کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۲۳۳)

"سو تم نمازوں کو سنوارو اور خدا تعالیٰ کے احکام کو اس کے فرمودہ کے بموجب کرو۔ اسکی نواہی سے بچے رہو۔ اس کے ذکر اور یاد میں لگے رہو۔ دعا کا سلسلہ ہر وقت جاری رکھو اپنی نماز میں جہاں جہاں رکوع و سجود میں دُعا کا موقعہ ہے دعا کرو اور غفلت کی نماز کو ترک کر دو رسمی نماز کچھ ثمرات مترتب نہیں لاتی اور نہ وہ قبولیت کے لائق ہے۔ نماز وہی ہے کہ کھڑے ہونے سے سلام پھیرنے کے وقت تک پورے خشوع خضوع اور حضورِ قلب سے ادا کی جاوے اور عاجزی اور فروتنی اور انکساری اور گریہ وزاری سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح سے ادا کی جاوے کہ گویا اس کو دیکھ رہے ہو۔ اگر ایسا نہ ہو سکے تو کم از کم یہ تو ہو کہ وہی تم کو دیکھ رہا ہے۔ اس طرح کمال ادب اور محبّت اور خوف سے بھری ہوئی نماز ادا کرو"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۲۳۵ - ۲۳۶)

باطنی فسادات کی تعیین کیلئے نماز بہترین آئینہ ہے

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"..... عمومی طور پر یہ بات ہر انسان کے فہم میں آجاتی ہے کہ جس چیز میں کشش زیادہ ہو وہ اس چیز کے مقابل پر جس میں کشش کم ہو زیادہ قوت کے ساتھ اپنی طرف کھینچتی ہے۔ ویسے تو دنیا میں ہر چیز ایک دوسرے کو کھینچ رہی ہے، کوئی ایک بھی ذرّہ نہیں جو دوسرے ذرّوں کو اپنی طرف نہ کھینچ رہا ہو اور دوسرے ذرّے اُسے اپنی طرف نہ کھینچ رہے ہوں لیکن اس کے باوجود ہم آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ ٹکرا نہیں جاتے، ہم دیواروں کے ساتھ چمٹ نہیں جاتے، ہم پہاڑوں کے ساتھ نہیں لگ جاتے۔ اس لئے کہ زمین کی کشش ہمیں زیادہ قوت کے ساتھ اپنی طرف کھینچ رہی ہے۔ تو اس پہلو سے ہم بعینہٖ تعیین کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کی کشش کے مقابل پر وہ کون سی قوتیں ہیں جو ہم پر بار بار اثر انداز ہوتی ہیں اور ہمارے قبلہ کو ٹیڑھا کرتی ہیں اور کیوں خدا کی کشش ان پر غالب نہیں آتی۔ چنانچہ اس نقطہ نگاہ سے جب آپ نمازوں میں اپنے نفس کے تجزیئے کے عادی ہو جاتے ہیں اور بار بار (تکبیر..... ناقل) کی مدد سے اپنے اندرونی فسادات کی تعیین کرتے ہیں تو آپ کو اپنے اندر ایک نہیں بلکہ متعدد مخفی بُت نظر آئیں گے اور شرک خفی کی مختلف صورتیں اپنے وجود کے اندر دکھائی دینے لگیں گی۔ پس اس صورت میں نماز ایک آئینہ بن جاتی ہے جو آئینہ خانے کا سا منظر پیدا کرتی ہے۔ یعنی جس سمت میں آپ دیکھیں گے نماز کے آئینہ خانے میں آپ کو کوئی نہ کوئی مخفی بُت اور کسی نہ کسی شرک کا دبا ہوا پہلو دکھائی دینے لگے گا۔ اور اس کی تصحیح کرتے وقت آپ ہر کوشش کے بعد نسبتاً زیادہ موحد بنتے چلے جائیں گے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳ دسمبر ۱۹۸۵ء)

اہل افریقہ کی قربانیاں

"انفرادی قربانی کی عظیم الشان مثالوں کے لحاظ سے افریقہ دنیا کے کسی اور خطّے سے پیچھے نہیں ہے۔ اور مَیں جب دورے پر گیا ہوں تو قربانی کے بعض نمونے دیکھ کر مَیں حیران رہ گیا کہ کس طرح ان غریب ممالک میں جہاں شدید اقتصادی بحران ہے انفرادی طور پر عظیم الشان قربانی کی مثالیں موجود ہیں"۔

(ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ - الفضل ۱۲ نومبر ۱۹۸۹ء صـ ۴)

احمدی معلّمہ کی رہائی

احمدی معلّمہ مکرمہ صغریٰ بی بی صاحبہ پھرہ (سنت پورہ) نزد کھاریاں ضلع گجرات کی ضمانت ۱۴ نومبر ۱۹۸۹ء کو منظور ہوگئی اور ۱۵ نومبر کو جیل سے رہائی ملی۔ موصوفہ کو ایک جھوٹے الزام میں کھاریاں پولیس نے ۱۳ نومبر ۱۹۸۹ء کو گرفتار کر لیا تھا۔ اس طرح سے انہیں دو دن اسیر راہِ مولا رہنے کی سعادت ملی۔

احباب سے درخواست ہے کہ اس محترم خاتون کیلئے دعا کریں جنہوں نے نہایت ہمت سے اسیری کی مشکلات کا مقابلہ کیا اور اپنے ایمان پر آنچ نہ آنے دی۔

نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ ، مقام اشاعت : دارالنصر غربی ربوہ
قیمت : ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۸ ؍ نبوت ۱۳۶۸ ہش ۱۸ ؍ نومبر ۱۹۸۹ء

مذہب ۔ محبّت کا ذریعہ

مذہب کو مختلف زاویوں سے دیکھا جا سکتا ہے ۔ ہم اسے کس طرح اپنی زندگی پر حاوی کرتے ہیں اور اس سے مستفید ہوتے ہیں ، اس دنیا کے تعلق میں بھی اور اگلی دنیا کے تعلق میں بھی ، اس دنیا میں اپنی ذات کے لئے ۔ اپنے رفقاء کی ذات کے لئے اور ساری انسانیت سے تعلق قائم کرنے کے سلسلہ میں ۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے گذشتہ ایّام میں اپنے ایک خطبہ جمعہ میں مذہب کی افادیت کے بعض پہلوؤں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا

" محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم وہ نعمت کاملہ ہیں کہ ایک وقت آئے گا کہ تمہیں ان کو یاد کرنا ہوگا اور وہ دن یاد کرنے کے ہونگے جب خدا نے تم پر یہ نعمت نازل فرمائی اور ان کے طفیل تمہاری دشمنیوں کو محبت میں تبدیل کر دیا ، اور تم یکجا رہ کر کے ایک لڑی میں پرو دیئے گئے ۔ اختلاف کے وقت انبیاء کی محبت ہی ہوتی ہے کہ اختلاف پر غالب آیا کرتی ہے اور ان کی محبت کے نتیجہ میں جو تقویٰ پیدا ہوتا ہے اس کی وجہ سے انسان فتنوں سے بچ جاتا ہے "

پہلی بات تو دشمنیوں کو محبت میں تبدیل کر دینا ہے ۔ مذہب کا یہ ایک بہت بڑا فائدہ ہے کہ وہ آپس میں محبت پیدا کرتا ہے ، اور ایسی حالت میں بھی محبت پیدا کرتا ہے جبکہ لوگ ایک دوسرے کے دشمن ہوتے ہیں ، دشمنی ختم کر دیتا ہے اور دلوں میں ایسی تبدیلی پیدا کر دیتا ہے کہ محبت کے چشمے اُبلنے لگتے ہیں ۔ دنیا بھر میں آپ کہیں چلے جائیں ۔ ادھر آپ نے کہا کہ مَیں احمدی ہوں اور ادھر وہاں کے احمدی کے دل میں سگے بھائیوں سے بھی زیادہ محبت کا جذبہ بیدار ہوگیا ، یہ محبت ہمیں احمدیت عطا کرتی ہے اور یہ محبت دنیا بھر کے احمدیوں کو ایک لڑی میں پرو دیتی ہے ۔

ہماری نظر مذہب کے اس فائدے پر ہمیشہ جمی رہنی چاہیئے ، ہمیں اس بات کا احساس ایک دوسرے کے قریب سے قریب تر لاتا چلا جائے کہ ہم احمدی ہیں اور ایک دوسرے سے یہی قرب ہمیں باقی ساری دنیا کو بھی مل جل کر قریب لانے کی تلقین کرتا رہے ۔ خدا کرے کہ ہم ہمیشہ ایک لڑی میں پروئے رہیں ۔ اور یہ لڑی بڑھتی رہے ـــ اور بڑھتی رہے ۔

اپنی مَوت کا ساماں کرنا ہے کس دین کی بات
ایک خدا کی بات ہے یا یہ بات ہے تین کی بات
مَیں تو تم سے کچھ نہیں کہتا ، مَیں تو ہوں خاموش
لوگو تم سُن رکھو یہ بھی نون اور سین کی بات

ابوالاقبال

حُسن کو قرآن کی تفسیر لِکھ
عِشق کو منصور کی تصویر لِکھ

بے خودی میں پھر کوئی تقصیر کر
پھر اسی تقصیر کی تعزیر لِکھ

اپنے مُرشد کی مدح میں گیت گا
پھر شکایاتِ بُتِ بے پیر لِکھ

راستے میں پھر کوئی دِلبر مِلا
پھر غمِ اُلفت ہے دامن گیر لِکھ

گھر کے سنّاٹے بھی رکھتے ہیں زباں
ذوق ہو تو ان کی بھی تقریر لِکھ

کیا مٹائے گا تو شانِ دینِ حق ،
اس کی تو شہرت ہے عالمگیر لِکھ

میری آنکھوں میں کوئی تنکا نہیں
تیری آنکھوں میں ہے اِک شہتیر لِکھ

آج تک سینے میں ہے ان کی خلش
کُوفیوں کے کھائے تھے جو تیر لِکھ

میرے خوابوں میں تو در آتے ہو روز
ایسے خوابوں کی کوئی تعبیر لِکھ

جان دے دینا تو کچھ مشکل نہیں
جینے کی بھی تو کوئی تدبیر لِکھ

مَوت نے بخشی حیاتِ جاوداں
اہتمامِ خوبیٔ تقدیر لِکھ

ہوش میں آیا تو مَیں سجدہ میں تھا
حادثہ یہ بھی دمِ تحریر لِکھ

چاند کی تسخیر تو کرتے ہیں لوگ
دِل مگر کرتے ہیں ہم تسخیر لِکھ

ہر مرض کی ہے دوا اُن کی دعا
ہر دعا کو نسخۂ اکسیر لِکھ

میری بخشش کی کوئی صُورت تو ہو
مَیں بھی ہوں پروردۂ تقصیر لِکھ

نامہ لِکھتے وقت یہ لِکھنا ضرُور
تیرا احسن ہے بہت دلگیر لِکھ

سیّد احسن اسمٰعیل صدیقی
گوجرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کام کی باتیں

قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر فرماتے ہیں "لائبیریا کے پریذیڈنٹ ٹب مین نے ہماری دعوت کی۔ ان کے محل میں جو کھانے کا کمرہ ہے۔ اس کی چھت شیشوں کی ہے جس میں آدمی نظر آتا ہے۔ لیکن چھت پر اگر شیشہ ہو تو دیکھنے سے سر نیچے نظر آئے گا۔ اور پاؤں اوپر نظر آئیں گے۔ وہاں جاکر بیٹھتے ہی میں نے ان سے کہا کہ میں آپ کے اس کمرے میں آکر بہت خوش ہوا ہوں۔ کیونکہ یہاں جو انسان آتا ہے اس کو پتہ لگ جاتا ہے کہ اس کے سر کا اصل مقام کونسا ہے۔ وہ اس سے بہت محظوظ ہوئے۔ اگرچہ اس کی عمر ۸۳ سال ہے۔ مگر وہ بڑا بیدار مغز انسان ہے۔ اور وہ اپنی قوم کے لئے باپ کی طرح ہے۔ میں نے اس میں یہ بڑی خوبی دیکھی ہے کہ کسی سے بھی آپ بات کریں وہ اسے باپ سمجھے گا باپ ہی کہے گا۔

اسنے اپنے ملک کی ۱۹۴۴ء سے اس وقت تک بڑی خدمت کی ہے۔ ان کا دستور ہے کہ کھانے کے بعد کھڑے ہو کر چھوٹی سی تقریر کرتے ہیں۔ میں نے بھی کی، وہ کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ ہوں تو میں عیسائی لیکن میں خدائے واحد و یگانہ پر ایمان رکھتا ہوں اور سارے مذاہب میرے لئے برابر ہیں۔ میں بحیثیت پریذیڈنٹ مذہب مذہب میں تفریق نہیں کر سکتا اور پھر اس نے کہا کہ میں تمہیں یہ بتاتا ہوں کہ ہم بڑے خوش قسمت ہیں کہ روحانیت کا ایک بادشاہ اس وقت ہمارے درمیان موجود ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے ان سے کہلوایا میں تو ایک عاجز اور ناکارہ انسان ہوں۔ لیکن اللہ تعالیٰ جب فضل کرنا چاہتا ہے۔ تو ایک ناکارہ ذرے کو بھی ایک مقام دے دیتا ہے عزت کا، اور وہ (ٹب مین) بہت خوش تھے۔ اور لوگوں کو کہا کہ یہ بابرکت وجود ہے ان کے وجود سے امید ہے ہمارے ملک کو برکت ملے گی۔ یہ کلمات اس کے منہ سے نکلے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی دین ہے ہمارے دل میں کبھی ایسی خواہش ہی نہیں پیدا ہوئی۔ ہمیں دنیا نے کیا دینا ہے۔ دنیا کے سب سربراہ مل کر بھی حضرت بانیؑ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نائب اور جانشین کو وہ عزت نہیں دے سکتے جو اسے پہلے ہی سے خدا تعالیٰ کی نگاہ میں حاصل ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل دیکھو کہ ایک عیسائی ہے۔ غیر ملکی ہے۔ اس سے زیادہ لمبی چوڑی واقفیت بھی نہیں اور جو کلمات اس کے منہ سے نکلے وہ کسی کتاب میں تو اس نے نہیں پڑھے۔ وہ تو فرشتوں نے اس کے دل میں الفاظ کہے اور اس کی زبان نے ان کو ظاہر کر دیا۔ اس قسم کی عزت تو ہمارے بے نفس مربی جو باہر ہیں۔ ان کو بھی مل رہی ہے۔

مجلس مشاورت

قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر نے ایک مجلس مشاورت کے اختتامی اجلاس میں فرمایا:۔

قرآن کریم نے جو یہ فرمایا کہ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کا متولی ہوتا ہے۔ یہ کوئی فلسفیانہ خیال نہیں۔ خدا تعالیٰ کے بندے اپنی زندگیوں میں اس کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ آپ بھی خدا تعالیٰ کے بندے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ذریعے آپ سے وعدہ کیا ہے۔ کہ میں تمہارا متولی ہوں۔ پس وہ قادر و توانا جو ہمارا متولی ہے اور ہمارا اتنا بڑا محسن ہے۔ جو ہماری ساری قوتوں کی نشوونما کے لئے سامان پیدا کر رہا ہے اور ہر وقت ہمیں خوش رکھتا ہے۔ دنیا ہمیں گالیاں دے رہی ہوتی ہے۔ دنیا ہمیں مارنے کی سکیمیں سوچ رہی ہوتی ہے۔ دنیا ہماری مردم شماری خدا معلوم نیک نیتی سے یا بدنیتی سے کر رہی ہوتی ہے مگر وہ جو ہمارا ہے کہتا ہے تم فکر کیوں کرتے ہو۔ میں جو تمہارے ساتھ ہوں۔ اور پھر ۱۹۴۷ء کی آگ ہو یا ۱۹۵۳ء کی آگ ہو ہمارے جلانے کے لئے جو عظیم آگ بھی جلائی گئی اس نے یہ ثابت نہیں کیا کہ جماعت احمدیہ کو ایسی آگ میں جلایا جا سکتا ہے۔ بلکہ اس نے یہ ثابت کیا کہ جب ایک احمدی کی زبان سے یہ نکلتا ہے کہ آگ سے ہمیں مت ڈراؤ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی بھی غلام ہے تو یہی سچی بات ہوتی ہے۔ جتنی مرضی آگ جلاؤ اس سے کیا ہوتا ہے۔ اللہ رب العالمین ہر وقت ایک نئی حالت میں ہوتا ہے۔ اس کی تدبیروں کی شکل بدلتی رہتی ہے وہ ایک نئے رنگ میں ایک نئے نور میں نئی شان کے ساتھ دنیا پر ظاہر ہو رہا ہے۔ آج اس نے ہمارے اس ملک کے حالات بدل دیئے ہیں اب مجھے جو نظر آرہا ہے وہ یہ ہے کہ شرارتی۔ ہم سے تعصب رکھنے والا۔ ہمیں دکھ پہنچانے والا۔ ہمیں لوٹنے اور قتل کرنے کے منصوبے باندھنے والا تو موجود ہے۔ لیکن جہاں اللہ اور اس کے رسول صلعم فتنہ اور فساد پسند نہیں کرتے وہاں آج ہماری حکومت اور اس پاک زمین کے عوام بھی اسے پسند نہیں کرتے کہ ایک شخص دوسرے کی گردن اڑانے کے منصوبے بنائے۔ اور ہماری فطرت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہے۔

ہم تو زندہ رہنے اور زندہ کرنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ ہمیں کون مار سکتا ہے۔ ہمارے افراد جان کی قربانی دے دیں گے۔ لیکن ہماری جماعت زندہ اور زندگی بخش ہے۔ اس کا دوسرا نام آب حیات ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی صفات کے جلوے خود مشاہدہ کرتی ہے اور دوسروں کو دکھاتی ہے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور آپ کے جلال کا عرفان رکھتی اور یہ عرفان دوسروں میں بھی پیدا کرنے کی عظمت کو سمجھتی اور اس کے حسن کو جانتی اور جس رنگ میں اس نے بنی نوع انسان پر احسان کیا ہے۔ اس کی معرفت رکھتی ہے اور یہ چاہتی ہے کہ یہ معرفت دوسروں کے اندر بھی پیدا ہو جائے ہم تو زندگی کا پانی ہیں ہمیں موت کا گھونٹ کون پلا سکتا ہے۔ دنیا میں نہ کسی ماں نے ایسا بچہ جنا اور نہ کوئی ماں ایسا بچہ جنے گی۔ جو اس میں کامیاب ہو جائے۔ ہم نے ساری دنیا کو زندہ کرنا ہے۔ ہمیں ظالم اور مفسد تلوار یا توپ یا ایٹم بم سے کوئی خوف نہیں ہے۔ یہ سارے مجبور ہونگے کہ ہماری طرف آئیں۔

افریقہ کے سکول

حضرت امام جماعت (الثالث) نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶ جون ۱۹۷۰ء میں فرمایا۔

یہاں پاکستان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال سینکڑوں ہزاروں احمدی نوجوان بی۔اے، بی۔ایس۔سی اور ایم۔اے اور ایم ایس۔سی کا امتحان پاس کرتے ہیں۔ ان سینکڑوں ہزاروں میں سے اس وقت ہمیں ستر اسی نوجوانوں کی ضرورت ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کریں جو دوست وہاں (مغربی افریقہ) جاتے ہیں۔ وہ اکثر جگہ، (ہر جگہ تو نہیں کیونکہ جہاں نئے سکول کھولیں گے وہاں ہم اتنا گذارہ نہیں دیں گے)۔ لیکن وہ سیرالیون میں مثلاً یہاں کے یونیورسٹی کے پروفیسروں جتنی تنخواہ بھی لے رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ثواب بہرحال اس پر زائد ہے۔ لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی اس رحمت کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

ان ملکوں کا دورہ کرتے وقت میرا احساس یہ رہا ہے کہ ہمارے مربیوں سے ہمارے ٹیچر کسی بھی لحاظ سے کم نہیں ہیں۔ وہ بڑے پیار اور بڑے تندہی سے کام کرنے والے ہیں مجھے شرم سے یہ اظہار کرنا پڑتا ہے کہ ان لوگوں کا کام اپنی سنجیدگی اور قناعت کے لحاظ سے، اپنی ذمہ داری کے احساس کے لحاظ سے، اور جو اثر وہ اپنے طلبہ پر پیدا کر رہے ہیں۔ اس کے لحاظ سے، غرض بہت سی باتوں میں تعلیم الاسلام کالج سے بھی زیادہ اچھے ہیں۔ اور یہ شرم کی بات ہے ہمارے مرکز کے سارے تو نہیں لیکن بعض اساتذہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ گپیں ہانکنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں اور اگر سٹاف روم میں بیٹھ کر گپیں ہانکتے رہیں تو گویا انہوں نے اپنا فریضہ ادا کر دیا انہیں بھی شرم آنی چاہیئے۔ ہمیں بھی شرم آرہی ہے۔ جو سات ہزار میل دور جاتا ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے دنیا بھی دی (اس کا دماغ خراب ہو سکتا تھا۔ جیسا کہ دنیا داروں کا ہو جاتا ہے) لیکن اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے ان کے ذہنوں کو سنبھالا وہ بالکل بے نفس

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف // ۱۔ S.W.T ۲۔ شہزادہ عبداللطیف ۳۔ سوال و جواب

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جو کچھ ہم عربی زبان میں پڑھتے ہیں اسکا مطلب ہمیں معلوم بھی ہو تو ان الفاظ کے الگ الگ معنے ہمیں نہیں آتے اس لفظ "ہمیں" میں کچھ بڑے لوگ بھی شامل ہیں یعنی بڑی عمر کے لوگ اور بچے تو ہیں ہی کیونکہ الگ الگ الفاظ کے معنی یاد رکھنا دقت طلب بھی ہے اور وقت بھی زیادہ درکار ہے اور شائد بلکہ یقیناً اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جہاں ان عربی الفاظ یا عربی فقرات کا ترجمہ دیا ہوتا ہے وہاں اس ترجمے کو الگ الگ لفظوں کے ترجمے کی صورت میں نہیں بلکہ ایک مکمل قابل فہم فقرے کی صورت میں دیا جاتا ہے اور اسی طرح وہ یاد کر لیا جاتا ہے۔ مثلاً نماز ہی کے الفاظ کو لیجئے ہم میں سے اکثر دوست نماز کا ترجمہ جانتے ہیں لیکن اگر لفظاً لفظاً ترجمہ پوچھا جائے تو شائد بہت کم لوگ جانتے ہوں اسکا مداوا اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ ہمیں فقرے کے معنے بھی آتے ہوں اور الفاظ کے معنے بھی اور الفاظ کے معنے سیکھنے کے لئے فقرے کے ساتھ ساتھ ان الفاظ کے الگ الگ معنے بھی ہمارے سامنے ہونے چاہیئں۔ انگریز بچوں کے لئے یا یوں کہیے کہ ان لوگوں کیلئے جو انگریزی زبان میں الفاظ کے معنے جاننا چاہیں۔ مکرم مولوی عبدالکریم صاحب ابن حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل نے اس مشکل کو حل کرنے کی سعی کی ہے۔ انہوں نے انگریزی زبان میں نماز کا ترجمہ شائع کیا ہے اور ہر فقرے کے ترجمے کے علاوہ ہر لفظ کا الگ الگ ترجمہ بھی دیا ہے انگریزی میں اسے S.W.T بھی کہا جا سکتا ہے یعنی (SPLIT WORD TRANSLATION) سپلٹ ورڈ ٹرانسلیشن۔

کتاب نہایت خوبصورت ہے اور شروع سے لیکر آخیر تک پوری نماز کا ترجمہ انگریزی زبان میں دیا ہوا ہے اور جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ فقروں کے ترجمے کے ساتھ ساتھ الگ الگ ایک ایک لفظ کا بھی ترجمہ اس کتاب میں شامل ہے۔ دیباچہ محترم بشیر احمد صاحب رفیق (جو بیت الفضل لندن کے امام ہوا کرتے تھے) نے لکھا ہے اور اسمیں اس بات کو واضح کیا گیا ہے کہ نماز کے ہر لفظ کا ترجمہ سیکھنا نہایت ضروری ہے۔ کتاب کے حصول کیلئے پتہ یہ ہے

S.W.T. 2-EGLENTINE ROAD.
WANDS WORTH LONDON
S.W 18 2DD, U.K

قیمت کہیں درج نہیں ہے۔ اور شائد یہی بات بہتر ہے کیونکہ نماز کی کتاب۔ کا ہدیہ تو ہو سکتا ہے قیمت کیا ہوگی اور ہدیہ کا ذکر اکثر نہیں کیا جاتا۔ آپ مکرم مولوی عبدالکریم صاحب کو خط لکھ کر دیکھئے۔ وہ آپ کو "قیمت" بھی بتا دیں گے اور کتاب بھی بھیج دینگے سنا ہے اب آپ قرآن مجید کا ترجمہ بھی S.W.T. سے کر رہے ہیں یہ ترجمہ مکمل ہو جائے تو یقیناً انگریزی دان طبقے کیلئے بہت مفید ثابت ہوگا

"دُوسری کتاب کا تعارف"

"حضرت شہزادہ سید عبداللطیف صاحب" کتاب کا نام ہے اور اسے ترتیب دینے والے ہیں مولانا دوست محمد شاہد مؤرخ احمدیت اور اُن کا کہنا یہ ہے کہ احمدیت کی دوسری صدی کی پہلی عیدِ قربان کی تقریب سعید پر یہ کتاب شائع کی گئی ہے۔ یہ صرف احمدیوں کے لئے اور اسکے ناشر ہیں احمد اکیڈمی ربوہ۔ اس کتاب کے مشتملات میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحریریں۔ حضرت ثاقب مالیر کوٹلوی کا ایک مرثیہ سید احمد نور صاحب کابلی کی تحریریں سید عبدالستار صاحب المعروف بزرگ صاحب کی کچھ روایات اور دنیا بھر کے احمدی سکالرز سے ایک دردمندانہ اپیل مولانا دوست محمد صاحب شاہد کے قلم سے اور افغانستان میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان قربان کرنیوالوں کے عالی مقام کا ذکر حضرت سیدنا فضل عمر کے قلم سے ہیں کتاب نہایت خوبصورت گٹ اَپ کے ساتھ شائع ہوئی ہے اور محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد اسکے مرتب ہیں اور آپ نے نہایت محنت کیساتھ ان تحریروں کو جمع کیا ہے جن کا ذکر پہلے کیا گیا ہے۔ احباب جماعت کے ازدیاد علم کیلئے اور حصول عرفان کیلئے یہ کتاب خدا کے فضل سے خاصی مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ جن دوستوں نے اس تحفے کے پیش کئے جانے میں محترم مولانا صاحب کی معاونت کی ہے انکے نام بھی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں

مکرم خواجہ قمر الزماں صاحب گوجرخان۔
والدہ صاحبہ (وفات یافتہ) خواجہ قمر الزماں صاحب
خواجہ عبدالواحد صاحب (وفات یافتہ)
خواجہ عبدالرحمٰن صاحب والد خواجہ قمر الزمان صاحب۔
مبارک احمد صاحب بیرسٹر کراچی
عبدالصمد خان صاحب لاہور
میاں عبدالسمیع صاحب نون ایڈووکیٹ سرگودھا
شیخ خالد مسعود صاحب فیصل آباد
محمد اعظم صاحب اکسیر مربی سلسلہ
غلام مرتضیٰ صاحب کوٹلی آزاد کشمیر اور
منیر احمد صاحب شمس جامعہ احمدیہ ربوہ۔

ٹائیٹل کے آخری صفحے پر سید ابوالحسن صاحب اور سید محمد طیب صاحب کی ایک تصویر شائع کی گئی ہے یہ دونوں حضرات حضرت شہزادہ سید عبداللطیف صاحب کے صاحبزادے تھے

سوال و جواب

ہمارے ایک نامہ نگار نے لندن سے اطلاع دی ہے۔ کہ گذشتہ ایام میں بچوں کیلئے سوال و جواب کی صورت میں ایک کتاب رشید احمد صاحب چوہدری نے تصنیف کی اور بیت الفضل لندن 16 گریسن ہال روڈ لندن ایس ڈبلیو-18-5 کیو ایل نے شائع کی ہے۔ احمدی بچوں کو انکے عقائد اور دینی اعمال سے واقفیت بہم پہنچانے کے لئے یہ ۹۷ صفحات کا رسالہ بچوں کی کتب کے سلسلے کا چوتھا رسالہ ہے۔ اس کے پیش لفظ میں مصنف نے لکھا ہے کہ اردو میں تو ایسی کتابیں مل جاتی ہیں لیکن انگریزی میں ابھی تک بچوں کے لئے کسی نے ایسی کتابیں نہیں لکھیں۔

انگلستان میں گذشتہ چند سالوں میں احمدیہ جماعت کے افراد کی تعداد سرعت کے ساتھ بڑھتی رہی ہے اور اب ہمارے بچوں کی یہ شدید ضرورت بن گئی ہے کہ انہیں انگریزی زبان میں دینی تعلیمات مہیا کی جائیں۔

کتاب کو مختلف ابواب میں تقسیم کر کے سوال و جواب کی صورت میں بچوں کو باتیں سمجھائی گئی ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ نہ صرف انگلستان میں بلکہ دنیا بھر کے تمام ایسے علاقوں میں جہاں احمدی بچے صرف انگریزی جانتے ہیں یا اپنی مادری زبان کے علاوہ انگریزی بھی لکھتے اور پڑھتے ہیں۔ اس کتابچے کو وسیع پیمانے پر پیش کرنے کی ضرورت ہے تاکہ احمدی بچے بچپن ہی سے احمدیت سے پوری واقفیت رکھتے ہوں۔

کتاب کی قیمت تو درج نہیں ہے لیکن مصنف سے کتاب کا مطالبہ کر دیا جائے تو قیمت بھی بتا دیں گے اور امید واثق ہے کہ کتاب بھی آپ کو بھیج دیں گے۔ اس کا ایک دیباچہ محترم شیخ مبارک احمد صاحب (اس وقت کے بیت الفضل کے امام) نے لکھا ہے۔ جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ رشید احمد صاحب چوہدری ایک استاد ہونے کی حیثیت سے زیادہ بہتر جانتے ہیں کہ بچوں کو کس طرح تعلیم دی جائے وہ انگلستان کی احمدیہ جماعت کے سیکرٹری تربیت بھی ہیں اور اس لحاظ سے بھی ان کا فرض بنتا تھا کہ وہ ایسی معلومات فراہم کریں۔ اس سے پہلے بھی وہ چند ایک کتابیں تصنیف کر چکے ہیں جو قبول عام کا درجہ حاصل کر چکی ہیں۔ محترم شیخ صاحب نے اس بات کی خواہش کا اظہار کیا ہے کہ اس کتاب کو نہایت جوش اور جذبے کے ساتھ قبول کیا جائے گا۔ ہم ان سے پوری طرح متفق ہیں۔

(ن س)

اعلان گمشدہ

ایک عدد لفافہ خاکی رنگ کا جس میں ایک دُلہن کی تصویر اور نگیٹو ہے۔ بیت اقصیٰ سے اڈہ کی طرف جاتے ہوئے گم گیا ہے۔ جن صاحب کو ملے۔ وہ اس پتہ پر اطلاع دیں۔

فون نمبر ۸۵۹۔ ۱۶/۱ دار النصر غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگاں

احمدی بیگم ۔ لاہور

محترمہ صغریٰ فاطمہ صاحبہ

میری بڑی ہمشیرہ محترمہ صغریٰ فاطمہ صاحبہ والدین کی پہلی اولاد تھیں اور پیدائشی احمدی تھیں۔ والدین کی تربیت کے نتیجہ میں قرآن کریم اور کتب سلسلہ سے عشق کی حد تک لگاؤ تھا۔ ۱۵ سال کی عمر میں ان کی شادی دور کے عزیزوں میں ہوئی تھی جو کہ شیخ رحمت اللہ صاحب انگلش ویئر ہاؤس کے قریبی عزیز تھے۔ قادیان میں حضرت اقدس نے جب تعلیم الاسلام اسکول جاری فرمایا تو اس کے پہلے ہیڈ ماسٹر شیخ ضیاء اللہ صاحب اور ان کے بیٹے شیخ ذکاء اللہ صاحب سیکنڈ ماسٹر مقرر ہوئے تھے میرے بہنوئی شیخ نعمت اللہ صاحب شیخ ضیاء اللہ صاحب کے حقیقی نواسے تھے۔ شیخ ضیاء اللہ صاحب اور شیخ ذکاء اللہ صاحب کو حضرت اقدس کے رفیق ہونے کا اعزاز حاصل تھا مگر بد قسمتی سے امامت اولیٰ کے آخری دنوں میں یہ دونوں باپ بیٹا اس گروہ میں شامل ہو گئے کہ جو بعد میں غیر مبائع کہلائے۔ اس وقت میرے بہنوئی صاحب بہت کم عمر تھے لیکن ۲۰ء میں انہوں نے بیعت امامت کر لی اور اس بیعت سے ان کے بزرگوں نے یہ فائدہ اٹھایا کہ ان کو مبائع کہہ کر بڑی تگ و دو سے میری بہن کا رشتہ حاصل کر لیا۔ ہمشیرہ صاحبہ جب شادی کے بعد شوہر کے ہمراہ راولپنڈی پہنچیں تو والدہ کے مجبور کرنے پر ان کے شوہر نے ان کو آگاہ کیا کہ صرف رشتہ کے لئے وہ مبائعین میں شامل ہوئے تھے کیونکہ خاندانی روایات کے مطابق غیروں میں لڑکی کا رشتہ معیوب سمجھا جاتا ہے۔ یہ سن کر میری ہمشیرہ ہکا بکا رہ گئیں۔ ادھر جب سے وہ راولپنڈی گئی تھیں والد صاحب شیخ فضل حق صاحب ان کو مسلسل خطوط میں ہدایات لکھتے تھے کہ شوہر کو چندوں کی باقاعدگی اور جماعت کے ساتھ مکمل رابطہ رکھنے کی تلقین کرتی رہا کرو۔ جب یہ نصیحتیں مسلسل ان کو ملیں تو انہوں نے کچھ عرصہ بعد اس راز سے پردہ اٹھا دیا کہ کس طرح ہم دھوکہ کے شکار ہوئے ہیں۔ والد صاحب نے بڑے کرب کے عالم میں خالصاحب فرزند علی خاں صاحب کو حالات سے آگاہ کیا وہ ان دنوں بسلسلہ ملازمت راولپنڈی میں تھے چنانچہ محترم خالصاحب اکثر خیر و عافیت دریافت کرنے ہمشیرہ صاحبہ کے گھر جاتے الفضل وغیرہ بھی دے آتے۔ ادھر وقت کے ساتھ ساتھ گھر میں مخالفت نے رنگ دکھانا شروع کر دیا کہ کسی طرح ہمشیرہ ان کے ساتھ مل جائیں اگرچہ گھریلو سلیقہ شعاری کے سب مداح رہتے تھے مگر سلسلہ امامت کی مخالفت نہ کرنے پر ان کو شدید طعن و تشنیع کا سامنا تھا اور اس پر اتنا عرصہ لگ گیا کہ آپ تین بچوں کی ماں بن چکی تھیں۔ اس اثناء میں ان کے شوہر کی تبدیلی بہاولنگر ہو گئی۔ جہاں ان کے مندرجہ بالا عزیزوں کی مستقل رہائش تھی۔ مگر کہتے ہیں سیڑھی سے جو پھسلا تو پھسلتا ہی چلا گیا۔ یہاں آ کر ان لوگوں کو علم ہوا کہ اب یہ لوگ غیر مبائعین سے بھی الگ ہو کر ایک پیر صاحب کی بیعت کر چکے ہیں جس کی وجہ سے مخالفت کی آگ اور بھی شعلے برسانے لگی۔ ادھر نئی نئی پیر صاحب کی بیعت۔ ادھر ان دنوں بہاولپور کا مشہور مقدمہ تنسیخ نکاح چل رہا تھا۔ ان دو چیزوں نے خوب رنگ دکھایا اور ہمشیرہ محترمہ کو حکم مل گیا کہ تم میاں بیوی اب نامحرم کی طرح ہو اس لئے اب تمہیں اسوقت تک ہمارے بیٹے سے پردہ واجب ہے کہ جب تک کہ تم اپنے عقیدہ سے تائب نہیں ہو جاتیں۔ والدین کی طرف سے ہمشیرہ کو اپنے پاس بلا لینے کی پیشکش بھی ہوئی مگر ہمشیرہ نے یہ کہہ کر میکے آنے سے انکار کر دیا کہ میں واپس نہیں آؤں گی۔ اگر یہ سب لوگ حق کی طرف نہ بھی آئے تو بچوں کے لئے میری کوشش جاری رہے گی اور اس طرح وہ اکیلی یہ تھپیڑے سہتی رہی۔ بہنوئی صاحب بھی ان کے پیر صاحب کے گرویدہ ہو گئے۔ لیکن ان کو جب بھی موقعہ ملتا تو پردے کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ہمشیرہ کو تسلی دیتے کہ والدہ کی زندگی تک یہ سب چلے گا۔ بیشک وہ سوتیلی ہیں لیکن میری پرورش کی ہے اس لئے ان کا حق ادا کرنا میرا فرض ہے۔ اب ان کے بچے اس دور میں تھے کہ جب بچوں کو مائیں گھر پہ دینی تعلیم دیتی ہیں مگر میری بہن پر یہ راہیں بھی بند کر دی گئی تھیں جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان کے بچے اعلیٰ دنیوی تعلیم سے بھی آراستہ نہ ہو سکے۔ یہ دور بھی کافی لمبا عرصہ چلا اور پھر اس کے نتیجہ میں ان لوگوں پر جو کچھ بیتی وہ الگ کہانی ہے مگر ہمشیرہ کے استقلال سے تنگ آ کر پہلے ایک دو مولویوں سے بحث کروائی گئی اور پھر پیر صاحب کو بڑے احترام کے ساتھ چشتیاں سے بہاولنگر گھر پہ مدعو کیا گیا اور پردہ کی رعایت سے پیر صاحب کے ساتھ سوال و جواب کا سلسلہ چلایا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ پیر صاحب کچھ سوجھ بوجھ والے تھے اس لئے انہوں نے مختصراً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ قرآن کریم اور حضرت اقدس کے بارے میں سوال کئے جن کے جواب پا کر انہوں نے میرے بہنوئی صاحب کو کہا۔ "آپ اپنا گھر برباد نہ کریں لڑکی سیانی ہے۔ اپنے اپنے عقائد پر رہ کر گھر آباد رکھ سکتے ہو۔ بحث مباحثہ سے گریز برتو اور اپنے اپنے فرائض ادا کرو۔" یوں مخالفت کی آگ ختم تو نہ ہوئی مگر تپش میں کمی آ گئی اور گھر آباد رہنے لگا۔ اس کے بعد اپنی اپنی عمر طبعی پا کر یہ لوگ دنیا سے اٹھتے گئے اور پاکستان بننے کے چند ماہ بعد میرے بہنوئی صاحب کی والدہ بھی رخصت ہو گئیں۔ گھر میں مخالفت کی آگ ختم ہو گئی مگر بچوں پر پرانا اثر غالب رہا آخر ۵۸ء میں والد صاحب کی وفات پر ہمشیرہ ربوہ آئیں تو پھر وہیں کی ہو رہیں۔ شوہر اور بچے بھی آتے جاتے رہے ان کے شوہر کو ربوہ میں رمضان کا مہینہ عبادت کے لحاظ سے بڑا پسند آیا حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سے بھی ملاقات کروائی گئی۔ اور بالآخر میری بہن کا صبر اور تحمل قدرت کو پسند آیا جس کے صلہ میں بیک وقت ان کے شوہر پانچ بچوں ایک بہو معہ ایک عدد بچی کے سب نے بیعت کر لی اور ۳۴ سال خندہ پیشانی سے جو سختیاں جھیلی تھیں اور جو ہمت دکھائی تھی اس کا پھل ان کو خدا نے اپنے فضل سے یکدم عطا کر دیا اور اب ان کو دل کی حسرتیں پوری کرنے کا موقعہ مل گیا۔ بہاولنگر جاتیں تو وہاں کی لجنہ کے کام کرتیں۔ اور لجنہ ربوہ کی عہدہ داری بھی نبھاتی رہیں۔ حضرت اقدس کی کتب کے امتحان دیتیں۔ وصیت کرنے کی حسرت پوری ہو گئی غرضیکہ ۵۸ء سے لیکر ۸۷ء تک دلی لگاؤ خلوص و محبت اور خدمت کا اعلیٰ نمونہ بنی رہیں۔ شوہر کی وفات ۶۴ء میں ہوئی جو ربوہ میں مدفون ہوئے۔ ان کے بچے باوجود کم تعلیم کے بڑے مخلص اور سلسلہ کے شیدائی ہیں۔ تین بیٹیوں اور ایک بیٹے کی شادی احمدی مخلص گھرانوں میں ہو چکی ہیں بلکہ ایک بیٹی نواحمدی ڈاکٹر نثار مورانی صاحب لوکوٹ سے بیاہ دی جو اسوقت وہاں کی لجنہ کی صدر ہے۔ نثار مورانی سندھ میں دعوت الی اللہ کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ ان کے تین بچے ہیں۔ آپا کے سوائے ایک بیٹے کے باقی کی احمدی اولاد اب صاحب اولاد ہے جن کے بچے ربوہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ہمشیرہ محترمہ کی وفات ۲۱ مارچ ۸۷ء کو ہوئی اور یوں ایک احمدی خاتون نے تن من دھن کی بازی لگا کر اپنے عزم کو پورا کر دکھایا اور شوہر کے علاوہ نو بچوں میں سے پانچ بچوں اور آگے سے ان کے ۱۵ عدد بچوں کو احمدیت کے نور سے منور کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئیں۔ ان کا جسد خاکی ۲۲ مارچ ۸۷ء کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری بہن کو بلند سے بلند درجات عطا فرمائے اور اپنے قرب کی راہیں کھولتا رہے۔ اس کی احمدی اولاد اور آگے سے ان کی اولادیں احمدیت کے لئے خلوص و محبت اور عملی نمونے دکھانے والی ہوں تا میری آپا کی روح تسکین پاتی رہے۔

نادار مریضوں کیلئے عطایا بھجوائیں

فضل عمر ہسپتال میں نادار اور مستحق مریضوں کا علاج مفت کیا جاتا ہے۔ جماعت کے صاحب حیثیت اور مخیر احباب سے گذارش ہے کہ وہ اپنے نادار بھائیوں کے علاج کے لئے "مد امداد مریضاں" میں زیادہ سے زیادہ عطیات بھجوائیں۔

یہ عطیہ جات براہ راست مد امداد مریضاں خزانہ صدر انجمن احمدیہ یا ہسپتال ہذا کے ذریعہ جمع کروائے جا سکتے ہیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مبشر احمد محمود

یہ پاگل لوگ ۔۔۔۔!

کوئی بارہ، ساڑھے بارہ کا وقت ہوگا کہ ہمارے گھر کے قریب سکول سے وہ مخصوص شور بلند ہوا جو ہر روز تقریباً اسی وقت سنائی دیا کرتا ہے۔ (سکولوں سے چھٹی یا "آزادی" ملنے کے وقت طالب علم اپنی خوشی اور مسرت کا جس طرح سے اظہار کرتے ہیں، وہ ہمارے نظام تعلیم کے حُسن و قبح پر اُن کی طرف سے بڑا بلیغ اور جامع تبصرہ ہوتا ہے۔ بقول اکبر الٰہ آبادی ؏ لیکن ادھر تصوّر جاتا نہیں کسی کا)

بہرحال اس دن ان نعرہ ہائے آزادی و تبریک کے چند ہی منٹ بعد کھٹاک کے ساتھ ہمارے گھر کا بیرونی دروازہ کھلا اور چند بہت کم سن سہمی ہوئی بچیاں ہانپتی کانپتی اندر داخل ہوئیں۔ میرے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ "باہر ایک پاگل لڑکا ہے۔ ہم نے اُسے کچھ نہیں کہا اور وہ ہمیں پتھر مارتا ہے"۔ میں نے انہیں تسلی دلاسہ دے کر بھیج دیا۔ مگر چند ہی لمحوں بعد پھر وہی کچھ ہوا۔ اس بار بچیوں کے اصرار پر میں اُن کے ساتھ باہر گیا، اور دیکھا کہ ایک دس، بارہ سال کا بچہ آنکھوں میں وحشت اور ہاتھوں میں پتھر لئے کسی کا منتظر ہے۔ میں سمجھ گیا کہ کچھ نہ کچھ گڑبڑ ہے تو سہی! اس بار اُن "مظلوم" بچیوں کے ساتھ اُن کے ایک محافظ کو دیکھ کر وہ کچھ سہم بھی گیا تھا۔ میں بہ ہزار احتیاط اس کے پاس گیا اور بڑے پیار سے پوچھا "کیا بات ہے؟ آپ اِن کو کیوں مارتے ہیں"؟

اُس نے اپنی نیم واضح زبان میں کچھ کہا جس کا ابلاغ مجھ تک یہ ہوا کہ "یہ مجھے چھیڑتی ہیں"۔ میں نے اُس کی تسلّی کے خیال سے اُن بچیوں کو بظاہر جھڑکا، اور اُس "پاگل" کو بتایا کہ "اب یہ نہیں چھیڑیں گی۔ آپ بھی انہیں نہ ماریں۔ آپ تو بہت اچھے بچے ہیں"۔ مجھے یہ دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی کہ یہ الفاظ سنتے ہی اُس نے وہ پتھر ہاتھ سے پھینک دیئے۔ بڑی خوش دلی سے مسکرانے لگا۔

عملاً تو یہ ایک معمولی سا واقعہ تھا مگر بقول کسے ؏

یہ تصور کہ ابھی عرش ابھی فرش پہ تھا
رنگ و نیرنگ اسی توسنِ چالاک میں ہے

تصور کے اس توسن چالاک کو پھر کون روکتا؟ بڑی دیر تک اپنے سوار کو لئے بڑی پُر خار وادیوں میں دوڑتا پھرتا رہا ــــ مجھے اپنے شہر کے اندر باہر کے بہت سے ایسے "پاگل" یاد آئے جو بچوں کے لئے ہی نہیں بلکہ بڑوں کے لئے بھی "تفریح طبع" کا سامان ہوا کرتے تھے، بلکہ بعض بدنصیب اب بھی ہیں۔ یار لوگ محض اپنے آپ کو زیادہ چالاک اور "بڑی شے" ثابت کرنے کے لئے اُن پر آوازے کستے ہیں۔ اُن کے بڑے تکلیف دہ نام رکھتے ہیں، اور یہ مکروہ عمل اُس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک کہ وہ بے چارے کسی بے ہنگم ردّ عمل کا اظہار کر کے ان "ہیروز" کے لئے لُطف کا سامان مہیا نہ کر دیں۔ آپ نے بھی دیکھا ہوگا کہ ان بدنصیبوں میں سے ابتداءً کوئی بھی ایسا نہیں ہوتا جسے حقیقی معنوں میں اور طبی طور پر دیوانہ یا جنونی کہا جا سکے۔ محض معمولی اور قابلِ علاج ذہنی یا جسمانی عوارض ہوتے ہیں۔ جن کا معاشی کمزوری یا عدم توجہی کے باعث اُن کے لواحقین مناسب علاج نہیں کروا پاتے، جس سے وہ جزوی اور معمولی نقص ان کی زندگی کا مستقل روگ بن جاتا ہے۔

اس کے باوجود شاذ کے طور پر ہی ایسا ہوتا ہے کہ یہ "پاگل" پتھر بدست لوگوں کے پیچھے بھاگتے اور انہیں مارتے پھرتے ہوں۔ اکثر مثالوں میں آپ دیکھیں گے کہ ایسے لوگ اپنی ذاتی اور اجتماعی زندگی کا آغاز بالکل بے ضرر اور عام انداز سے ہی کرتے ہیں اور دوسروں کو ان سے کسی قسم کے شر یا نقصان کا کوئی اندیشہ نہیں ہوتا۔ لیکن بہرحال اس بات کا امکان تو ہوتا ہے کہ وہ اپنی خلوت یا جلوت میں کسی عمل پر اپنے ردِ عمل کا اظہار کبھی اس طرح بھی کر دیں جو عام لوگوں کے رویّہ اور ردِّ عمل سے مختلف ہو۔ بس ایسا ہی کوئی بدقسمت لمحہ ان کے "پاگل پن" کی ابتداء بن جاتا ہے۔ کوئی شیطانی آنکھ ان کی اس غیر معمولی حرکت کو دیکھ لیتی ہے۔ بظاہر ہمدردی لیکن بباطن ایک پُر لطف خبر کے طور پر اُس کا ذکر جگہ جگہ کیا جاتا ہے۔ بات پھیلتی جاتی ہے اور سینکڑوں، ہزاروں آنکھیں اپنی تفننِ طبع کے سامان ڈھونڈنے کے لئے اُس بدنصیب شخص کی نگران بن جاتی ہیں۔ کچھ ہی عرصہ بعد اُس کا لاشعور بھی خلقِ خدا کے، اس ازدیادِ توجہ و تعلق کو محسوس کرنے لگتا ہے۔ اس کی شخصیت میں لی جانے والی یہ غیر معمولی اور مشتبہ دلچسپی اُسے پریشان کر دیتی ہے اور اس طرح اُس کی حرکات و سکنات میں دن بہ دن غیر معمولی پن آتے جانا ایک بالکل فطری اور منطقی عمل بن جاتا ہے۔ چنانچہ اضطراب، خوف اور پراگندہ طبعی پر مبنی انہی غیر معمولی حرکات کی وجہ سے تماش بین طبائع اسے پاگل کہنا شروع کر دیتی ہیں، اور پاگل پاگل۔ پاگل کی یہ تکرار اس شدّت سے شروع ہو جاتی ہے کہ اُس معصوم اور مظلوم شخص کے لئے پاگل بن جانے کے سوا کوئی چارا ہی نہیں رہتا۔ بے یقینی، اجنبیت، خوف اور کوئی ناگفتنی سُننے کے مسلسل انتظار کے جہنم میں دھکیل کر آپ ایک بے بس انسان سے اور توقع بھی کیا رکھ سکتے ہیں؟

میں نے ایک ایسے دیوانے کو دیکھا ہے جو ہم فرزانوں سے کہیں زیادہ فہمیدہ، مہذب اور بااخلاق تھا۔ کئی سال تک ایسا ہوتا رہا کہ راہ چلتے لڑکے اُسے چھیڑتے تو وہ انتہائی لجاجت اور بے بسی سے کہتا

"دیکھو میں آپ لوگوں کو کچھ نہیں کہتا۔ پھر آپ مجھے کیوں چھیڑتے ہو۔ مجھے تنگ نہ کیا کرو۔ میں بہت پریشان ہو جاتا ہوں"۔

مگر کسی نے اُس کی ان التجاؤں کو نہیں سُنا۔ اب وہ واقعی پاگل ہے۔ اور جو کوئی ہاتھ لگے اسے مارپیٹ کے لوگوں کی زیادتیوں کا مناسب جواب بھی دینے لگا ہے۔

وعظ و تلقین یا پند و نصیحت مقصد نہیں ہے۔ کہنا صرف یہ ہے کہ آج کی دنیا اگرچہ ظلم و تعدّی کے نئے نئے طریقوں اور اختراعات سے بھری پڑی ہے، مگر پھر بھی کسی انسان پر اس سے بڑی زیادتی اور سفاکانہ ظلم کوئی نہیں ہو سکتا کہ اسے اس کی کسی طبعی اور غیر اختیاری کمزوری کی بنا پر نشانۂ تضحیک بنایا جائے۔ اس کی بے بسی کو سامانِ تفریح سمجھا جائے اور اس زندگی کو جس پر اس کا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا ہمارا، اس کے لئے جہنم بنا دیا جائے۔

پھر آخر آپ کو کس طرح پتہ چلا ہے کہ وہ لوگ پاگل ہیں اور آپ پاگل نہیں ہیں؟ ورنہ تو جنہیں ہم پاگل کہتے ہیں، وہ بھی ہمیں پاگل ہی سمجھتے ہیں۔ وہ فکر انگیز واقعہ جسے لطیفہ سمجھا جاتا ہے، سبھی نے سُنا ہوگا کہ جب ایک کمشنر صاحب پاگل خانہ کے دورہ پر گئے اور ایک اہلکار نے تعارف کے طور پر سب پاگلوں کو بتایا کہ یہ کمشنر صاحب ہیں تو پاگل کے بھیس میں پناہ گزیں ایک عارف نے فلک شگاف قہقہہ لگایا اور اپنے ساتھی کو آنکھ مار کے کہا،

"اوئے یہ تو ہم سے بڑا ہے۔ جب ہم یہاں آئے تھے تو ڈپٹی کمشنر تھے"

جب دونوں فریق ایک دوسرے کی نظر میں پاگل ہیں تو فیصلہ کس طرح ہوگا کہ کون پاگل ہے اور کون نہیں ہے؟ کونسی امتیازی خصوصیت ہے جو ہماری دانائی اور فرزانگی کو ثابت کرے گی؟

وہ صرف اور صرف ہمارا عقل پر مبنی رویّہ، ہمارا روزمرہ کا منطقی طرزِ عمل اور ہمارا فطری انسانی اخلاق ہے۔ اور کچھ نہیں، اس کے علاوہ اور کوئی پیمانہ اور مقیاس نہیں۔ لہٰذا ہمیں اپنے اطوار و کردار سے ثابت کرنا پڑے گا کہ ہم دیوانوں سے مختلف ہیں اور واقعی فرزانے ہیں۔

اگر ہم ایسا نہ کریں اور اپنے رویّے وہی رکھیں جو اس وقت ہیں تو پھر اپنے تئیں جو مرضی سمجھتے رہیں، حقیقت کچھ اور ہی ہوگی۔

موسم سرما کی سبزیوں کے بیج

موسم سرما کی سبزیوں کے بیج وکالت زراعت میں موجود ہیں۔ اگر کسی دوست کو ضرورت ہو تو وکالت ہذا سے حاصل کر لیں۔

(وکالت زراعت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز
ربوہ

مسل نمبر ۲۷۱۳۳:- میں نصیرہ رشید زوجہ محمد عبد الرشید ملک قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار العلوم غربی ربوہ حال کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳-۳-۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی ۳۰ تولہ /۵۶۰۰ ڈالر کینیڈین (۲) حق مہر بذمہ خاوند /۸۰,۰۰۰ روپے پاکستانی۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ نصیرہ رشید زوجہ ملک محمد عبد الرشید۔ الحمراء دار العلوم غربی ربوہ حال کینیڈا۔ گواہ شد نمبر ۱ ملک محمد عبد الرشید خاوند موصیہ گواہ شد نمبر ۲۔ عزیز الرحمٰن وصیت نمبر ۲۰۷۴۲۔

مسل نمبر ۲۷۱۳۴:- میں شفقت نجم زوجہ نصیر احمد نجم قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مغربی جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷-۱۱-۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) حق مہر /۹۰۰۰ روپے پاکستانی (۲) دو عدد طلائی چوڑیاں وزنی ½ ۱ تولہ مالیتی /۳۰۰۰ روپے پاکستانی (۳) ایک جوڑی طلائی کانٹے مالیتی /۳۰۰ جرمن مارک (۴) ۱۲ انگوٹھیاں طلائی مالیتی ایک ہزار روپے نمبر3 کے طلائی زیورات کا وزنی ایک تولہ ہے (۵) سلائی مشین مالیتی /۴۰۰ جرمن مارک۔ اس وقت مجھے مبلغ /۱۰۰ جرمن مارک ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ شفقت نجم زوجہ نصیر احمد نجم مغربی جرمنی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ صوفی نذیر احمد وصیت نمبر ۱۰۰۹۱۔ گواہ شد نمبر ۲۔ نصیر احمد نجم خاوند موصیہ وصیت نمبر ۲۱۴۰۵۔

مسل نمبر ۲۷۱۳۵:- میں محمد مرتضےٰ ALHAJ-MALLAM ولد HABEEBU HABEEBU پیشہ مشنری عمر ۵۹ سال بیعت ۱۹۴۷ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳-۷-۸۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان مالیتی /۴۰,۰۰۰ نائرے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1-152/ N ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ ۱-۱۲-۸۷ سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد مرتضےٰ حبیبو۔ نائیجیریا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد اکمل قریشی وصیت نمبر ۱۶۹۱۱۔ گواہ شد نمبر ۲۔ Z.A.JUN-AID لیگوس نائیجیریا۔

اخبارِ احمدیہ

قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ حیدرآباد نے مکرم ڈاکٹر عبد القدوس صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ نواب شاہ کی وفات پر ایک قرارداد منظور کی ہے۔ محترم ڈاکٹر صاحب ۲۸ ستمبر کو نواب شاہ میں کسی نامعلوم شخص کی فائرنگ کے نتیجہ میں راہ حق میں قربان ہو گئے تھے قرارداد میں کہا گیا ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف غریبوں کے ہمدرد، دکھی انسانیت کی خدمت کے جذبہ سے سرشار انتہائی دیندار اور اپنے علاقہ کی ایک ہردلعزیز شخصیت تھے۔

آخر میں دعا کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب کو اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔ ان کے تمام لواحقین کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ملک سے ایسے ظالموں کا خاتمہ کرے جو بے گناہوں اور معصوموں کے خون سے وطن عزیز کی دھرتی کو رنگین کرنے سے باز نہیں آ رہے۔

سانحۂ ارتحال

○ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر ۹۲ جنوبی مختصر علالت کے بعد مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو برین ہیمبرج کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں قریباً ۷۸ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ موصوف پابند صوم وصلوٰۃ اور تہجد گزار تھے۔ آپ نے ۱۹۴۸ء میں فرقان فورس میں شمولیت کی اور گورنمنٹ پاکستان سے تمغہ خدمت بھی حاصل کیا۔

موصوف نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ ۴ لڑکے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند کرے۔ اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

بقیہ: کام کی باتیں

ہیں۔ یعنی پیسہ ان کو مل رہا ہے۔ لیکن آپ یہ محسوس نہیں کریں گے۔ کہ انہیں زیادہ روپیہ مل رہا ہے۔ وہ بڑی محنت اور خلوص سے وہاں کام کر رہے ہیں۔ طلباء میں اتنا ڈسپلن ہے کہ آدمی حیران ہو جاتا ہے۔ ہمارے تعلیم الاسلام کالج کے مقابلے میں زیادہ ڈسپلن ہے۔ حالانکہ ان میں سے بہت بڑی تعداد غیر از جماعت عیسائیوں اور مشرکوں کے بچوں کی ہوتی ہے۔ عیسائیوں اور مشرکوں میں سے بہت سے ماں باپ کہتے ہیں کہ وہ ہمارے سکولوں میں اپنے بچوں کو اس لئے داخل کرانا چاہتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے سکولوں میں ان کے بچے خراب نہیں ہونگے۔

بے بی گروتھ کورس
BABY GROWTH COURSE
۳۰ روزہ کورس قیمت /۲۵

چھوٹا قد کورس
DWARFISHNESS COURSE
۱۰۰ روزہ کورس قیمت /۱۰۰

کمزوری جسم کورس
BODY BUILDING COURSE
۳۰ روزہ کورس قیمت /۴۵

موٹاپا کورس
OBESITY COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت /۶۰

مٹی چھوڑ کورس
MITTI CHOUR COURSE
۳۰ روزہ کورس
قیمت /۱۵

تفصیلی لٹریچر فری طلب فرمائیں
(ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی)
کیورٹیو میڈیسن کمپنی گولبازار ربوہ
فون: سیلز ۷۷۱، کلینک ۶۰۶، رہائش ڈاکٹر ۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں محمد ابراہیم صاحب — یادِ رفتگان

حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب

حضرت مولوی سرور شاہ صاحب کو مجھے بھی قادیان میں ۱۹۳۰ء کے شروع میں دیکھنے کی سعادت ملی۔ حضرت مولوی صاحب موصوف پہلے مدرسہ احمدیہ کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ پھر مدرسہ کا درجہ جامعہ تک بڑھ جانے پر آپ ہی جامعہ احمدیہ کے پرنسپل مقرر ہوئے۔ آپ کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے پرانے خادموں میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے ساتھ مُد کے مقام پر جو مناظرہ ہوا۔ اس میں حضرت بانی سلسلہ کی نیابت کا اعزاز انہیں ہی ملا۔ وہی مناظرہ جس کی روئیداد — اعجاز احمدی — کی تصنیف کی صورت میں منظر عام پر آئی۔ حضرت مولوی صاحب کو قرآن کریم کے علوم اور تفاسیر پر پورا پورا عبور حاصل تھا۔ اور اس لحاظ سے آپ کا دینی علم بہت ہی وسیع اور عمیق تھا۔ اللہ تعالےٰ نے حافظہ بھی بہت عمدہ دیا ہوا تھا۔ علمی معلومات متنوع اور اعلیٰ درجہ کی تھیں۔ اپنے ماحول کا جو نقشہ ان کے ذہن میں بنتا رہا۔ وہ سب ان کے دماغ میں محفوظ تھا۔ چنانچہ جب قرآن کریم کا درس دیتے۔ اور جس زمانہ کی مَیں بات کر رہا ہوں۔ ان دنوں آپ کا عصر کے بعد درس ہوا کرتا تھا جس میں شامل ہونے والے جانتے ہیں کہ حضرت مولوی صاحب کا مشاہدہ اور ذاتی علم اور تجربہ کس قدر حیران کن تھا۔ کسی آیت کے متعلق بات کرتے۔ تو اس کے معارف اور پس منظر کو حالاتِ حاضرہ پر بہت خوبصورتی سے منطبق فرماتے۔ اور چونکہ متعلقہ واقعات دماغ میں مستحضر ہوتے۔ بات میں سے بات نکلتی آتی۔ بادی النظر میں غلط فہمی ہو جاتی کہ شاید واقعات کا آپس میں خاص ربط نہیں۔ لیکن توجہ اور غور سے سننے والے جانتے تھے کہ حضرت مولوی صاحب کا علم اور تجربہ اس قدر وسیع ہے کہ ایک بات شروع کرتے ہیں تو اس کی تائید میں واقعات کی آمد شروع ہو جاتی اور وہ بات ابھی مکمل نہیں ہو پاتی کہ اس ضمن میں اس کی مؤید کوئی اور بات یا واقعہ سامنے آجاتا ہے اور حضرت مولوی صاحب اس کا ذکر شروع فرما دیتے ہیں۔ اس لئے دلجمعی اور شوق سے سننے والے درس کی برکات سے پوری طرح محظوظ ہوتے ...... حضرت مولوی صاحب نماز بھی بہت ہی انہماک اور محویت کے عالم میں پڑھتے اور پڑھاتے۔ بیت المبارک میں کسی وجہ سے حضرت امام جماعت ثانی۔ نماز میں تشریف نہ لاسکتے۔ تو حضرت مولوی صاحب امامت کرواتے۔ نماز کے ہر لفظ اور ہر رکن کو آہستہ آہستہ پورے خضوع وخشوع سے ادا فرماتے۔ نتیجۃً نماز لمبی ہو جاتی۔

اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سب سے بڑا حق یہی ہے کہ اس کی عبادت کی جاوے

سوفی

ڈرائی کلین سلوشن

برائے

واشنگ مشین

پاکستان میں پہلی مرتبہ جرمن فارمولا

گرم کپڑے مثلاً کوٹ، پینٹ، سوئیٹر، گرم چادریں گھر بیٹھے واشنگ مشین میں ڈرائی کلین کریں۔

ایک بار ضرور آزمائیں اور بچت کریں۔ تقریباً ۵۰ سے ۵۵ گرم کپڑے ایک بوتل سے دھو سکتے ہیں۔

نوٹ: آپ کے علاقہ کے ہر اچھے سٹور سے دستیاب ہے۔

میاں اینڈ کمپنی

دار السلام بیرون دہلی گیٹ لاہور فون ۲۵۲۶۶۵

خبریں

ملکی خبریں

• دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ پاکستان امریکہ اور چین میں صلح کرائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ سیاچن کے مسئلے پر پاکستان نے چین سے کسی مدد نہیں مانگی۔

• پنجاب حکومت کی طرف سے قائم کردہ بنک آف پنجاب کا افتتاح عمل میں آگیا ہے۔ وزیر اعلیٰ میاں نواز شریف نے اس موقعہ پر کہا کہ اس بنک کا قیام وفاقی حکومت کی مخالفت کے باوجود عمل میں آیا ہے۔

• میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو کی حکومت کو ہٹانے کے لئے صرف ۱۲، ووٹوں کی کمی ہے وہ آج مہیا ہو جائیں تو یہ حکومت ختم ہو سکتی ہے انہوں نے کہا کہ صدر سے بار بار کہا گیا ہے کہ پیپلز پارٹی کی غیر آئینی سرگرمیوں کا نوٹس لیں۔

• وزیر اطلاعات احمد سعید اعوان نے کہا ہے کہ وفاقی کابینہ میں شمولیت کے لئے آئی جے آئی کے سوا تمام پارلیمانی گروپوں سے مذاکرات جاری ہیں۔

• غلام مصطفیٰ کھر نے پنجاب میں سیاست کرنے کے لئے وفاقی وزارت قبول نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

• بنوں کے قریب وزیگن اور فلانگ کوشح کے درمیان ایک ہولناک تصادم میں ۱۸، افراد ہلاک اور ۱۴، زخمی ہو گئے۔

• گورنمنٹ کالج سرگودھا میں طلبہ کی دو متحارب تنظیموں کے درمیان تصادم کے نتیجہ میں ایک طالب علم ہلاک اور دو زخمی ہو گئے۔

غیر ملکی خبریں

فلسطینیوں کی طرف سے اپنی آزاد مملکت کے قیام کے اعلان کی پہلی سالگرہ کے موقعہ پر اسرائیلی فوج اور فلسطینیوں کے درمیان بڑے پیمانے پر جھڑپیں ہوئی ہیں۔ سالگرہ کی تقریبات کو روکنے کیلئے بھاری تعداد میں فوج بھیجی گئی۔ فوج نے مظاہرین پر گولی چلائی جس سے ایک فلسطینی ہلاک اور ستر زخمی ہو گئے۔ سڑکوں پر رکاوٹیں کھڑی کی گئی ہیں اور سکول بند کر دیے گئے ہیں، ۲۰ قصبوں اور دیہات میں کرفیو لگا دیا گیا ہے

صدر گورباچوف نے کہا ہے کہ مشرقی اور مغربی جرمنی کا اتحاد موجودہ مسائل کا حل نہیں ہے اور اس مسئلے پر بات چیت ان کے معاملوں میں مداخلت ہے۔ انہوں نے کہا کہ جرمنی کی تقسیم تاریخ کے عمل کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے مغرب سے کہا کہ وہ مشرقی ملکوں میں گڑبڑ کو سوشلزم کی ناکامی تصور نہ کریں ادھر مشرقی جرمنی کے واقعات پر غور کرنے کیلئے مغربی جرمنی کی کابینہ کا خصوصی اجلاس ہو رہا ہے۔

صدر بش نے کہا ہے کہ اگلے مہینے صدر گورباچوف سے ہونیوالی ملاقات میں مشرقی یورپ میں جمہوریت اور اصلاحات کے نصب العین کے فروغ کیلئے کوشش کروں گا۔ انہوں کہا کہ ہم جرمنی کے اتحاد جیسے معاملات بات چیت نہیں کرینگے

بھارتی صوبہ بہار کے ضلع بھاگلپور میں مشتعل ہجوم نے ایک گاؤں پر حملہ بول دیا جس سے پانچ افراد ہلاک اور دو زخمی ہو گئے۔ علاقے میں اضافی فوجیں بھجوا دی گئی ہے جہاں صورتحال کشیدہ ہے

قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ اوّل کے مشہور شاگرد

حضرت حکیم نظام جان کا

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

بے اولاد، نرینہ اولاد سے محروم، اٹھراء، بچوں کا سوکھا پن۔

• گوجرانوالہ فون ۸۴۴، ۴۸۴۴ • ربوہ فون ۹۰۶ • قلعہ کالر والا • ملتان • کراچی